اشاعت نمبر:۹ سلسلہ: فیضان معرفت تاریخ: یکم رمضان المبارک ۱۴۴۴

خلیفہ تاج الشریعہ حضرت مفتی عبدالقدیر رضوی علیہ الرحمہ کا مختصر تعارف

خلیفہ حضور تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی عبدالقدیر صاحب قبلہ، خطیب و مینیجر جامع مسجد وجئے واڑہ، صوبہ آندھرا پردیش کے جید اور معتبر عالم دین تھے، آپ اپنی دینی اور ملی خدمات کی بنیاد پر علمی حلقوں میں غیر معمولی شہرت و مقبولیت کے حامل تھے، آپ نے اپنی زندگی کا بیش تر حصہ دین متین کی خدمت اور مسلک حق کی اشاعت میں گزار دیا، آپ کا پورا نام محمد عبد القدیر ہے، والد گرامی کا نام محمد عبد الجلیل ہے، آپ کا یوم پیدائش 24/ ذی القعدہ 1370ھ مطابق 28 اگست 1951ء بروز دوشنبہ ہے، آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے آبائی وطن میں حاصل کی، پھر اعلی تعلیم کے لیے مدرسہ حامدیہ اشرفیہ سنبھل، یوپی تشریف لے گئے، اور خلیفہ حضور مفتی اعظم ہند حضرت علامہ مفتی حبیب اشرف صاحب قبلہ نور اللہ مرقدہ کے زیر سایہ درس نظامی کی تکمیل کی، اور بزرگان دین کے ہاتھوں سند فراغت اور دستار فضیلت سے نوازے گئے۔

آپ نے فراغت کے بعد ہی سے شہر وجے واڑہ کو اپنا مسکن بنالیا، اور کم وبیش چالیس سال تک وجئے واڑہ کی جامع مسجد سے وابستہ رہے، اور یہیں سے مسلسل مذہب حق اور مسلک اعلی حضرت کی گرانقدر انجام دیتے رہے۔ آپ کی بعض اہم خدمات یہ ہیں

ائمہ کرام اور حفاظ عظام کی تقرری

آپ کی سب سے اہم اور نمایاں خدمت یہ ہے کہ آپ نے آندھرا اور تلنگانہ کی بے شمار مساجد میں ائمہ اور خطبا مقرر کیے، ماہ رمضان کے لیے حفاظ اور قرا فراہم کیے، بظاہر یہ کام بہت آسان معلوم ہوتا ہے، لیکن میدانی سطح پر یہ انتہائی دشوار گزار اور صبر آزما کام ہے، اس اہم کام کے لیے ایک طرف حفاظ وقرا اور علمائے کرام سے مسلسل روابط درکار ہیں، تو دوسری طرف مختلف علاقوں کی ضروریات و ترجیحات سے آگاہی ضروری ہے، اس کے بغیر صحیح جگہوں پر مناسب امام کی تقرری مشکل ہے۔

ائمہ کی تقرری میں مفتی صاحب کی بصیرت اور حسن انتخاب کی مثال نہیں پیش کی جاسکتی، تقریبًا سبھی حضرات اس بات کی گواہی دیں گے کہ حضرت مفتی صاحب قبلہ نے اپنی فراست ایمانی اور دور اندیشی سے جن علاقوں کے لیے جو ائمہ مقرر کردیے وہ اپنے علاقوں کے لیے انتہائی اہم اور موزوں ثابت ہوئے، پوری ذمہ داری اور خدا ترسی کے ساتھ آخری دم تک اپنے فرائض انجام دیتے رہے، اور خلق خدا کو مذہب حق پر

قائم رہنے اور شریعت و سنت کے مطابق زندگی گزارنے کا سلیقہ سکھاتے رہے، اس طرح مفتی صاحب قبلہ وجۓ واڑہ میں رہتے ہوئے پورے آندھرا میں سنیت بحال رکھنے کے لیے کوشاں رہے، اور مسلک اعلیٰ حضرت کی اشاعت میں ہمہ وقت مصروف عمل رہے۔

آج کے ترقی یافتہ دور میں کسی دور افتادہ علاقے سے دو چند افراد کو بلاکر امام یا مؤذن نامزد کر دینا بہت آسان ہے، لیکن جب سواریوں کا معقول بندوبست نہیں تھا، ٹیلی فونی روابط کی گنجائش نہیں تھی، آمد و رفت میں خاصی دشواریوں کا سامنا تھا اسی قدیم دور سے مفتی صاحب قبلہ فی سبیل اللہ اس کار خیر میں مصروف رہے، اور خاموشی کے ساتھ صوبائی عوام کی دینی ضرورتیں پوری کرتے رہے، ہندوستان کے طول و عرض سے بے شمار حفاظ، علما اور ائمہ حضرات مفتی صاحب قبلہ پر اعتماد کرتے ہوئے آپ کے پاس پہنچتے، اور کثیر تعداد میں پہنچتے، ان میں اکثر حضرات وہ ہوتے جن سے نہ کوئی غائبانہ تعارف ہوتا اور نا ہی ان کی آمد کی پیشگی اطلاع ہوتی، اس کے باوجود مفتی صاحب قبلہ کے زیر نگرانی سب کے لیے قیام و طعام کا انتظام ہوتا، پھر ہر ایک کو حسب حیثیت و لیاقت مناسب جگہوں پر پوری ذمہ داری کے ساتھ پہنچا دیا جاتا۔

ہر سال رمضان المبارک کے بابرکت موقع پر بڑی تعداد میں حفاظ کرام وجۓ واڑہ کا رخ کرتے ہیں، اور مفتی صاحب قبلہ تقریباً سبھی حفاظ کرام کی امامت و تراویح لیے مناسب جگہوں کا انتظام فرماتے ہیں۔

یہاں اس بات کی وضاحت ضروری ہے کہ مفتی صاحب کا یہ سارا کام خالصتاً لوجہ اللہ ہوتا ہے، مفتی صاحب کی یہ ساری تگ و دو خلق خدا کی خدمت اور سنیت کی ترویج و اشاعت کے لیے ہوتی ہے، اس کے پیچھے نہ کوئی دنیاوی مفاد کارفرما ہوتا ہے، اور نہ کسی سے مالی منفعت کی امید ہوتی ہے، اور ہوتی بھی کیسے جب کہ آپ کا نصب العین یہ تھا:

وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۱۰۹ [سورۂ شعراء: ۱۰۹]

یعنی اے لوگو! میں اپنی خدمات کے صلے میں تم سے کچھ بھی اجر نہیں چاہتا، مجھے میرا پروردگار اجر و ثواب عطا فرمائے گا۔

رویت ہلال اور شریعت کی پاسداری

اسلامی اعیاد و مراسم میں قمری تاریخ کا لحاظ کیا جاتا ہے، حدیث پاک میں چاند دیکھ کر روزہ رکھنے اور چاند دیکھ کر عید منانے کا حکم ہے، اسی طرح حج، قربانی، اور دیگر اسلامی شعائر کی ادائیگی کے لیے اسلامی تاریخ ہی کا لحاظ کیا جانا ضروری ہے، لیکن اس سلسلے میں جو تساہلی برتی جاتی ہے وہ کسی سے مخفی نہیں، کچھ افراد سعودیہ کے ایک دن بعد عید منانے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیتے ہیں، کچھ افراد دہلی اور حیدرآباد کے اعلان ہی کو اپنے لیے کافی سمجھتے ہیں، عموماً کمیٹی والے عوامی تقاضوں کا بہانہ بنا کر بلا کسی شرعی ثبوت کے اپنے ائمہ سے رمضان اور شوال کے چاند کا اعلان کروانا چاہتے ہیں، عوامی سطح پر کام کرنے والے علمائے کرام اس معاملے کی نزاکت اور سنگینی کو بآسانی سمجھ سکتے ہیں، ایسے مواقع پر شرعی ثبوتوں کی روشنی میں ثبوت ہلال کے اعلان کے لیے بڑی محنت و جانفشانی کی ضرورت پیش پڑتی ہے، ثبوت ہلال کے معاملے میں حضرت مفتی عبد القدیر

صاحب قبلہ کی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی، کیوں کہ مفتی صاحب ہمیشہ اس معاملے میں محتاط رہے، طرح طرح کی دشواریوں کے باوجود شرعی ثبوتوں کی روشنی ہی میں ہلال عید کا اعلان کیا، آپ کا معمول یہ تھا کہ شرعی شہادت کے لیے معتمد افراد کو دور دراز علاقوں میں بھیجتے اور وہاں سے شہادت اور کبھی شہادت علی الشہادت حاصل کرنے کے بعد ہی ہلال رمضان اور ہلال شوال کا اعلان کرتے، پھر دوسرے افراد آپ سے شہادت لے کر اپنے اپنے علاقوں میں چاند کا اعلان کرتے۔ یہی وجہ تھی کہ جب مفتی صاحب کی طرف سے چاند کا اعلان ہوجاتا تو ثبوت ہلال کا یقین ہوجاتا، اور کسی کے لیے شبہہ کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی۔

رمضان، عید اور بقر عید کے مواقع پر حضرت مفتی صاحب کی یہ گراں خدمات اور طرح طرح کی مخالفتوں کے باوجود شرعی شہادت کے بعد ہی چاند کا اعلان اس بات کا بین ثبوت ہے کہ مفتی صاحب کی نظر میں شریعت حقہ کی پاسداری سب پر مقدم تھی، اور آپ شریعت کے معاملے میں کسی قسم کی مداہنت اور تساہلی کو بالکل پسند نہیں کیا کرتے تھے، اور یہی علمائے حق کی پہچان ہے۔

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝ ۔[سورۂ جمعہ: ۴]

یہ اللہ کا خصوصی فضل ہے، اور اللہ جسے چاہتا ہے اپنے فضل خاص سے سرفراز فرماتا ہے۔

تقریر و خطابت

علمائے کرام کی سب سے اہم ذمہ داری تبلیغ دین اور امت مسلمہ کی ہدایت و اصلاح ہے، اس کے لیے سب سے اہم اور موثر ذریعہ تقریر ہے، اسی لیے علمائے کرام اپنی تقاریر کے ذریعے اصلاح امت کا فریضہ انجام دیتے ہیں، اور خلق خدا کو فیضیاب کرتے ہیں، طویل عرصے تک مفتی صاحب قبلہ بھی تقریر و خطابت سے وابستہ رہے، اور اپنے علمی خطبات کے ذریعے ایک جہان کو سیراب کرتے رہے، مفتی صاحب نے بے شمار جلسوں کی صدارت کی، اور آپ نے بحیثیت خطیب خصوصی مختلف اجتماعات سے خطاب کیا، عوام کی اصلاح کی، انھیں شریعت و سنت کے مطابق زندگی گزارنے اور مسلک حق پر قائم و دائم رہنے کی تلقین کی، اور جب کبھی فتنوں نے سر اٹھایا تو آپ نے بے خوف و خطر احقاق حق اور ابطال باطل کا فریضہ بحسن و خوبی انجام دیا، اس طرح آپ پوری زندگی اسلام و سنیت کی خدمت کے لیے سرگرم عمل رہے۔

بیعت و ارادت اور اجازت و خلافت

آپ سرکار سید اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کے سچے عاشق تھے، حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان کے مخلص مرید تھے، اور حضرت تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کے خلیفہ و مجاز تھے، آپ کو پورے خانوادۂ اعلیٰ حضرت سے عشق کی حد تک لگاؤ تھا، مشائخ کا احترام، بزرگوں کی تعظیم، اور خانوادہ رضویہ سے والہانہ محبت آپ کے امتیازی اوصاف تھے، آپ آخر عمر تک اپنے بزرگوں کی ان نوازشات و عنایات کی بے پناہ قدر کرتے رہے، اسی قدر دانی کا نتیجہ تھا آپ نے اپنے مشائخ کے فیضان کو عام سے عام تر کرنے کے لیے بیعت و ارادت کا سہارا لیا، اور طالبان

حق کو سلسلہ قادریہ رضویہ قدیریہ میں بیعت کیا، وجئے واڑہ، ہاسپیٹ اور دیگر مختلف علاقوں میں آپ کے مریدین اور فیض یافتگان بڑی تعداد میں پائے جاتے ہیں۔ خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را۔

انتقال پر ملال

کورونا کی دوسری لہر کے دوران چند دنوں تک مفتی صاحب کی طبیعت علیل رہی، ضروری علاج و معالجہ کے بعد حضرت صحت یاب ہو گئے، پھر اچانک طبیعت خراب ہوئی، اور 7/رمضان المبارک 1442ھ مطابق 20/اپریل 2021ء بروز منگل گیارہ بجے دن میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ إنا لله و إنا إليه راجعون، لله ما أعطى ولله ما أخذ، وكل شيء عنده إلى أجل مسمى.

حضرت علامہ مفتی عبد الحلیم صاحب قبلہ علیہ الرحمہ نے مفتی صاحب قبلہ کی نماز جنازہ پڑھائی، اور جامع مسجد وجئے واڑہ کے احاطے میں حضرت سید مسافر بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف سے متّصل انھی کے خاندانی قبرستان میں حضرت مفتی صاحب قبلہ کو سپرد خاک کیا گیا، دعا ہے

ابر رحمت ان کے مرقد پر گہر باری کرے

حشر تک شان کریمی ناز برداری کرے

حضرت مفتی صاحب کے وصال پر ملال کی خبر سن کر حضرت تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کے یہ اشعار ذہن وفکر میں گردش کرنے لگے۔

چل دیے تم آنکھ میں اشکوں کا دریا چھوڑ کر — رنج فرقت کا ہر اک سینے میں شعلہ چھوڑ کر

لذت مئے لے گیا وہ جام و مینا چھوڑ کر — میرا ساقی چل دیا خود مئے کو تشنہ چھوڑ کر

موت عالِم سے بندھی ہے موت عالَم بے گماں — روح عالم چل دیا عالم کو مردہ چھوڑ کر

خواب میں آکر دکھاؤ ہم کو بھی اے جاں کبھی — کونسی دنیا بسائی تم نے دنیا چھوڑ کر

ہو سکے تو دیکھ کر اختر باغ جنت میں اسے — وہ گیا تاروں سے آگے آشیانہ چھوڑ کر

وصلى الله تعالى على خير خلقه سيدنا و مولانا محمد وآله وصحبه أجمعين،

برحمتك يا أرحم الراحمين